السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایسے لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ جو غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں۔ تو کیا اس کے لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ کیا ان سے قطع تعلق کرنا واجب ہے۔؟ کیا ان کا شرک غلیظ ہے؟ کیا ان سے دوستی حقیقی کافروں سے دوستی کی طرح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب زیل جواب دیا:

جن لوگوں کے درمیان آپ رہ رہے ہو۔ اگر ان کا حال اسی طرح ہے۔ جس طرح آپ نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں۔ اور وہ مردوں غائب لوگو درختوں پتھر یا ستاروں وغیرہ سے مدد مانگتے ہیں تو یہ لوگ شرک اکبر کے مرتکب مشرک ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جس طرح کفار سے دوستی جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔ ان میں رہنا سہنا اور اقامت اختیار کرنا بھی جائز نہیں سوائے اس شخص کے جو دلیل کے ساتھ انہیں حق کی طرف دعوت دے اور اُمید رکھے کے یہ لوگ اس کی دعوت کو قبول کرلیں گے۔ اور اس کے ہاتھوں ان کے حالات کی دینی اعتبار سے اصلاح ہوجائے گی۔ اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو پھر ان کو چھوڑ کر ایسے لوگوں میں جا شامل ہونا واجب ہے جن کے ہاتھ یہ اسلام کے اصول وفروع کے مطابق عمل کرسکیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا احیاء کرسکے اور اگر ایسے لوگ بھی میسر نہ ہوں۔ تو پھر تمام فرقوں کو چھوڑ دے خواہ اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير، وكنت أسأله عن الشر، مخافة أن يدركني، فقلت: يا رسول الله، إنا كنا في جاهلية وشر، فجاءنا الله بهذا الخير، فهل بعد هذا الخير من شر؟ قال: (نعم). قلت: وهل بعد ذلك الشر من خير؟ قال: (نعم، وفيه دخن). قلت: وما دخنه؟ قال: (قوم يهدون بغير هديي، تعرف منهم وتنكر). قلت: فهل بعد ذلك الخير من شر؟ قال: (نعم، دعاة على أبواب جهنم، من أجابهم إليها قذفوه فيها). قلت: يا رسول الله صفهم لنا، قال: (هم من جلدتنا، ويتكلمون بألسنتنا). قلت: فما تأمرني إن أدركني ذلك؟ قال: (تلزم جماعة المسلمين وإمامهم). قلت: فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام؟ قال: (فاعتزل تلك الفرق كلها، ولو أن تعض بأصل شجرة، حتى يدركك الموت وأنت على ذلك).

(صحیح بخاری۔ کتاب الفتن۔ حدیث: 7084)

کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہوجائے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے' ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھوگے۔ میں نے پوچھا کیا پھر دور خیر کے بعد دور شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں جہنم کی طرف سے بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے' جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی کچھ صفت بیان کیجئے۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے۔ میں نے پوچھا پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا کہ پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہوکر خواہ تمہیں جنگل میں جاکر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38